جن چھنگلو

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 7 روپے

پرانے زمانے کا ذکر ہے ملک ساسان میں ایک مشہور خاندان چھنگو نامی رہتا تھا اس خاندان کے تمام افراد فوج میں مختلف عہدوں پر فائز تھے۔ اس خاندان کا سربراہ نایان چھنگو تھا جو اس ملک کی فوج کا سپہ سالار تھا۔ اس خاندان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس خاندان کے ہر فرد کے ہاتھوں اور پیروں کی پانچ کی بجائے چھ انگلیاں ہوتی تھیں اس لئے یہ پورا خاندان چھنگو کہلاتا تھا۔

اس خاندان کی بہادری اور طاقت کے

قصے تک ساسان کے علاوہ دور دور تک
مشہور تھے اور لوگ اس خاندان کے ہر
فرد کی بڑی عزت واحترام کرتے تھے۔
سپہ سالار ناپان چھنگو تو بہادری اور
طاقت میں دور دور تک مشہور تھا۔ اس
کا نام بہادری میں اس طرح مشہور تھا جیسے
رستم کا نام مشہور ہے۔

ناپان بوڑھا ہو گیا تھا۔ مگر اسکی کوئی
اولاد نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ اکثر
مغموم رہتا تھا۔ ناپان نے کئی شادیاں
کیں مگر کسی میں سے بھی اسکی اولاد
پیدا نہ ہوئی۔

ایک دن ناپان چھنگو بادشاہ کے ساتھ
ایک جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کہ
ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتے ہوئے
وہ بادشاہ اور دوسرے ساتھیوں سے بچھڑ
گیا اس کے ساتھ ہی گھنے جنگل میں
وہ راستہ بھی بھول گیا۔
راستہ تلاش کرنے کے لئے اِدھر اُدھر

دوڑتا رہا۔ مگر اسے راستہ نہ مل سکا
شام ہو گئی تھی۔ اور جنگل میں اندھیرا
چھانے لگ گیا تو ناپان نے تھک کر
گھوڑا ایک درخت کے نیچے باندھا اور خود
اتر کر درخت کے تنے سے پشت لگا
کر بیٹھ گیا آرام کرنے کے ساتھ ساتھ
یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اب رات کسی
غار میں گذارے اور صبح کو پھر راستہ
تلاش کرنے کی کوشش کرے۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر
ہوئی تھی اچانک اسکے کانوں میں بندروں
کے چیخنے کی آواز آئی۔ اس نے چونک
کر دیکھا تو دور اسے ایک درخت کے
نیچے ایک بندر کا بچہ زخمی حالت میں
بھاگتا نظر آیا۔ اسکے پیچھے ایک گڑوبھگڑ
دوڑ رہا تھا۔ اور درخت کے اوپر بندر
چیخ رہے تھے گڑوبھگڑ شاید بندر کے بچے
کو کھانا چاہتا تھا بندر کا بچہ بے چارہ
اپنی جان بچانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑ

رہا تھا۔

ناپان کو اس پر رحم آ گیا۔ اس
نے پاس رکھی ہوئی کمان اٹھائی اور اس
میں تیر جوڑ کر اس نے نگڑبھگڑ کا نشانہ
لے کر تیر چلا دیا۔ تیر سیدھا نگڑبھگڑ کی
گردن میں جا لگا اور نگڑبھگڑ وہیں گر پڑا
اس کے گرتے ہی بندر کا بچہ بھاگتا
ہوا ناپان کی طرف آیا اور تیزی سے
اس کی گود میں چھپ گیا۔

نگڑبھگڑ بڑا طاقتور اور خوفناک جانور ہوتا
ہے تیر کھا کر وہ گر تو پڑا۔ مگر
جلد ہی وہ اٹھا اور خوفناک آوازیں
نکالتا ہوا ناپان کی طرف بھاگا۔ ناپان نے
نیام سے تلوار نکالی اور پھر جیسے ہی نگڑبھگڑ
قریب آیا۔ اس نے ایک ہی وار میں
نگڑبھگڑ کی گردن اڑا دی۔

نگڑبھگڑ کے مرتے ہی درختوں پر چڑھے
ہوئے خوفزدہ بندر نیچے اتر آئے اور پھر
وہ سب ناپان کے گرد جمع ہو گئے اب

وہ پھر چیخ رہے تھے اچھل رہے تھے
کود رہے تھے مگر ناپان نے دیکھا کہ
اب وہ خوشی سے اچھل کود رہے تھے
جیسے وہ ناپان کا شکریہ ادا کر رہے ہوں
جس نے ان کے بچے کی جان بچائی تھی
بندر کا بچہ ناپان کی ٹانگوں سے چمٹا
ہوا ابھی تک کانپ رہا تھا ناپان نے
بڑے پیار سے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرا
اور اسے اپنے ماں باپ کے پاس جانے
کا اشارہ کیا مگر وہ ناپان کی ٹانگوں
سے چمٹا رہا۔ جیسے اس کے پاس سے
جانا نہ چاہتا ہو۔

بندر تھوڑی دیر وہاں کھڑے چیختے رہے
پھر وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے درختوں
میں غائب ہو گئے۔ ناپان بڑے پیار سے
بندر کے بچے کی کمر پر ہاتھ پھیرتا
رہا۔ بندر کا بچہ بھی بڑے پیار سے
اس کے ہاتھ چاٹتا رہا۔

ناپان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی

تھی۔ کہ اب جبکہ خطرہ دور ہو گیا ہے
تو بندر کا بچہ اپنے ماں باپ کے
ساتھ کیوں نہیں جاتا۔

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک
دور سے اسے روشنی اپنی طرف آتی دکھائی
دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی شخص
چراغ اٹھائے اس کی طرف چلا آرہا ہو
ناپان روشنی دیکھتے ہی چونک کر اٹھ
کھڑا ہوا۔ اس کے دل میں خوشی کی
لہریں اٹھنے لگیں کیونکہ جو شخص بھی یہ
چراغ لے کر آ رہا تھا۔ وہ رات اس
کے پاس گذار بھی سکتا تھا۔ اور
صبح کو اس سے راستہ بھی پوچھ
سکتا تھا۔

قریب آنے پر وہ یہ دیکھ کر حیران
رہ گیا کہ وہ ایک انتہائی بوڑھا شخص
تھا۔ اس کی سفید داڑھی پیٹ تک آ
رہی تھی وہ ہاتھ میں چراغ اٹھائے چلا
آ رہا تھا اور سب سے زیادہ حیرت انگیز

بات یہ تھی کہ اس کے پیچھے پیچھے
بے شمار بندر خاموشی سے چلے آرہے تھے
ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بندر اسکا
ادب کر رہے ہوں۔

جب وہ بوڑھا قریب آیا ناپان نے
اس کو ادب سے سلام کیا۔ بوڑھے نے
سلام کا جواب دیا اور بڑی شفقت سے
نایان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے
بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی
وہیں بیٹھ گیا چراغ اس نے قریب ہی
رکھ لیا۔ تمام بندر ان کے گرد گھیرا
ڈال کر خاموش بیٹھ گئے۔

بندر کا بچہ بھی۔ بھاگ کر بوڑھے
کی گود میں چلا گیا اور کیاؤں کیاؤں
کرکے اس سے کچھ کہنے لگا اور پھر
نایان اور بھی زیادہ حیران ہو گیا جب
اس نے دیکھا کہ بوڑھا بھی جواب میں
بندروں کی زبان میں بولا۔ اور تھوڑی دیر
تک بندر کے بچے اور بوڑھے میں باتیں

ہوتی رہیں۔ پھر بوڑھے نے اس کی کمر
پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ناپان سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"ناپان چھنگو میں اسی جنگل میں رہتا
ہوں۔ اور یہ تمام بندر میرے معتقد ہیں
اس لئے مجھے بندر بابا کہا جاتا ہے
اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جانوروں کی زبان
سمجھنے اور بولنے کی قدرت بھی عطا کی
ہے"

"بندر بابا! آپ سے مل کر بے حد خوشی
ہوئی ہے آپ اللہ والے آدمی ہیں اور
میں یہ بات اسی وقت سمجھ گیا تھا
جب آپ نے میرا نام لیا تھا کیونکہ
اس سے پہلے آپ کی اور میری ملاقات
کبھی نہیں ہوئی تھی" ناپان نے بڑے ادب
سے جواب دیا۔

"جیتے رہو بیٹے تم بہت نیک دل اور
رحمدل آدمی ہو۔ اللہ تعالیٰ رحمدلی کو پسند
کرتا ہے جس طرح تم نے ابھی ابھی

اس بچے کو جس کا نام چھنگو ہے
بچایا ہے اس سے میں بھی خوش
ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً خوش
ہوا ہوگا" بندر بابا نے کہا۔

"بندر بابا! آپ کی خوشی اللہ کی خوشی
ہے۔ میرے پاس اللہ کا دیا سب کچھ
موجود ہے مگر ایک غم ہے اور وہ
ہے اولاد کا۔ آپ میرے لئے دعا
فرمائیں" ناپان نے ادب سے ہاتھ جوڑتے
ہوئے کہا۔

بندر بابا اسکی بات سنکر خاموش ہوگیا
کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے
ناپان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"بیٹے اللہ کی قدرت میں کسی کا دخل
نہیں ہوتا۔ تمہارے مقدر میں اولاد نہیں
ہے۔ تم صبر کرو"

"نہیں بندر بابا نہیں میں کچھ نہیں
جانتا مجھے اولاد چاہیئے صرف ایک بیٹا
اللہ والوں کی دعا سے تقدیر بدل جاتی

ہے آپ ضرور میرے لئے دعا فرمائیں
مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ آپ کی دعا ضرور
قبول کریگا۔"
بندر بابا پھر خاموش ہو گیا اور اس نے
آنکھیں بند کریں پھر اسنے آنکھیں کھولیں
اور مسکراتے ہوئے کہا۔
"بیٹے گو تمہارے مقدر میں اولاد تو
نہیں تھی مگر اللہ تعالیٰ میری دعا ضرور
قبول کر لیں گے اور تمہیں ایک بیٹا
عنایت کر دینگے۔ بس اب تو خوش ہو۔"
"آپ کی بڑی مہربانی بندر بابا" ناپان نے
خوش ہوکر بندر بابا کے ہاتھ چومتے ہوئے
کہا۔
"یہ سب کچھ تمہاری رحمدلی کیوجہ سے ہوا
پر ایک بات بتلادوں تمہارا بیٹا چونکہ ہماری
دعا سے پیدا ہوگا اور چونکہ ہم بندروں
کے بابا ہیں اسلئے وہ بڑے بندر جتنا
ہوگا اور اس میں بندروں کی خصوصیات کے
علاوہ اور بھی خصوصیات ہوں گی" بندر بابا

نے کہا۔
"تو کیا وہ انسان کی بجائے بندر ہوگا"
ناپان نے چونک کر پوچھا۔
"نہیں ہوگا تو وہ انسان ہی بس اسکا
قد چھوٹا ہوگا۔ مگر وہ اپنی خصوصیات کی
وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہوگا" بندر بابا
نے مسکراتے ہوتے کہا۔
"پھر ٹھیک ہے بابا آپ کی بڑی مہربانی
اب آپ ایک اور کرم کریں کہ مجھے
جنگل سے نکلنے کا راستہ بتا دیں" ناپان
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"تم رات میرے پاس ٹھہرو صبح چلے جانا"
بندر بابا نے کہا۔
اس سے پہلے کہ ناپان کوئی جواب
دیتا۔ بندر کا بچہ ایکبار پھر غوں غوں
کرنے لگا۔ جب وہ خاموش ہوا تو بندر
بابا نے ناپان سے مخاطب ہوکر کہا۔
"ناپان بیٹے یہ پنگلو جنگلی تم نے جان بچاکر
اس پر احسان کیا ہے۔ اب یہ چاہتا

ہے کہ تمہارے ساتھ جائے اور تمہارے بیٹے کا دوست بن کر رہے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ یہ تمہارے بیٹے کے بیحد کام آئے گا"

"مجھے بیحد خوشی ہوگی بابا۔ میں اسے بھی اپنے بیٹے کی طرح سمجھوں گا" ناپان نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور بندربابا نے پنگلو کو اسکے ہاتھ میں دیدیا ناپان نے بڑے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"چلو اب میری جھونپڑی میں چلو" بندربابا نے اٹھتے ہوئے کہا اور ناپان بھی پنگلو کو لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے گھوڑا کھولا اور پھر اس کو ساتھ لئے بندربابا کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ تمام بندر بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیے۔ ناپان بیحد خوش تھا اسے بیٹا بھی مل گیا تھا اور بیٹے کا دوست بھی

پھر وہی ہوا۔ جنگل سے واپسی کے ایک سال بعد ناپان چھنگلو کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ ناپان نے بیٹے کا نام بانان رکھا۔ اور بانان چھنگلو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا چلا گیا پنگلو بندر بھی بڑا ہو گیا تھا۔ وہ تمام دن بانان چھنگلو کے ساتھ کھیلتا رہتا تھا ان دونوں کی آپس میں گہری دوستی تھی اور ناپان بھی پنگلو کا اسی طرح خیال کرتا تھا جس طرح اپنے بیٹے بانان کا خیال رکھتا تھا۔

بندر بابا کے کہنے کے مطابق نہ صرف
بامان کا قد چھوٹا تھا بلکہ ایک اور حیرت
انگیز بات یہ بھی تھی کہ جب وہ
اپنے جسم کو ہلاتا تھا تو چھن چھن کی آوازیں
آتی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس
کی ہڈیاں گھنگروں کی طرح بجتی ہوں ویسے
وہ کمزور بھی نہیں تھا خاصا موٹا تازہ تھا
مگر پھر بھی اس کی ہڈیوں سے چھن چھن
کی آوازیں آتی تھیں اس بنا پر وہ بچپن
سے ہی بامان چھنگو کی بجائے چھن چھنگو
کے نام سے مشہور ہو گیا تھا اور
ہوتے ہوتے اس کا اصل نام کسی کو
یاد نہیں رہا تھا سب اسے چھن چھنگو
کے نام سے پکارتے تھے اس کی بھی
اپنے باپ کی طرح ہاتھوں اور پیروں
کی چھ انگلیاں تھیں۔

اس کے علاوہ ایک اور حیرت انگیز
بات یہ بھی تھی کہ وہ اپنے دوست
چنگو بندر سے بندروں کی زبان میں

بات چیت بھی کرتا تھا اور اسکی
بات بھی سمجھتا تھا۔
گو نابان سپہ سالار کو اپنے بیٹے کے چھوٹے
قد کا بےحد غم تھا۔ کیونکہ اسطرح وہ ایک
اچھا سپاہی نہیں بن سکتا تھا۔ مگر اس
کے ساتھ ساتھ اسے یہ خوشی بھی
تھی کہ چلو کیسا ہی سہی اسکا بیٹا
ہے تو سہی۔

چھن چھنگو جب بارہ سال کا ہوا تو
ایک دفعہ اچانک بندر بابا نابان سپہ سالار
کے گھر آگیا نابان سپہ سالار نے اسکا
بڑی خوشی سے استقبال کیا اور اسے
بڑی عزت و احترام سے گھر میں بٹھایا۔

"چنگو اور تمہارا بیٹا کہاں ہے۔ مجھے
ان سے ملاؤ" بندر بابا نے نابان سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دونوں پچھواڑے باغ میں کھیل رہے
ہیں۔ میں ابھی انہیں بلواتا ہوں" نابان
نے ادب سے جواب دیا۔ اور پھر

اسنے ایک نوکر کو انہیں لے آنیکا حکم دیا۔

تھوڑی دیر بعد چھن چھنگو اور پنگو کمرے میں داخل ہوئے۔ پنگو نے جیسے ہی بندربابا کو دیکھا وہ خوشی سے چیخیں مارتا ہوا اسکے قریب آیا اور اچھل کر اسکی گود میں بیٹھ گیا۔ اسکی چھوٹی چھوٹی آنکھیں خوشی کی شدت سے چمک رہی تھیں۔ بندربابا نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ چھن چھنگو ایک طرف کھڑا بڑی حیرت سے بندربابا کو دیکھ رہا تھا۔

پھر پنگو نے اسے اپنی زبان میں بندربابا کے متعلق بتلایا۔ اور اسکی بات سنکر چھن چھنگو آگے بڑھا اور اس نے بندربابا کے پیر پکڑ لئے۔

بندربابا نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور کہنے لگا۔

"بیٹے تم میری دعا سے اس دنیا میں آئے ہو۔ آج تم بارہ سال کے ہو گئے ہو۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں کچھ طاقتیں عطا کروں تاکہ تم خلق خدا کی بھلائی کیلئے کام کرسکو"

"بندربابا میرا بیٹا جب چلتا ہے تو چھن چھن کی آوازیں آتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے میں تو بڑا پریشان ہوں" ناپان نے بندربابا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ناپان یہ بھی اسکی ایک خصوصیت ہے جسکا پتہ اسے بعد میں چلے گا"

بندربابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے چھن چھنگو کو زبان باہر نکالنے کے لئے کہا۔ جب چھن چھنگو نے زبان باہر نکالی تو بندربابا نے اس کی زبان پہ اپنی انگلی رکھی اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔

اس کے بعد اس نے چھن چھنگو کو

آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ چھن چھنگو
نے آنکھیں بند کرلیں تو بندر بابا نے
اس کی دونوں آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ
اور پڑھتا رہا۔

اسکے بعد اس نے زمین سے مٹی
اٹھائی اور اسپر کچھ پڑھ کر اسنے
وہ مٹی چھن چھنگو کے پیروں پر مل دی
ناپان خاموش بیٹھا بندر بابا کے سب عمل
دیکھتا رہا۔

بندر بابا نے اسکے بعد اپنے لمبے سے
کرتے کا دامن اٹھایا اور چھوٹے سے
چھن چھنگو کو کرتے کے دامن میں چھپا
لیا۔ کافی دیر تک وہ اسے چھپائے کچھ
پڑھتا رہا۔ پھر اس نے اسے باہر نکال
لیا۔ اور اس کے سر پہ ہاتھ پھیر
کر کہنے لگا۔

"جاؤ بیٹے اب تم اس دنیا میں سب سے
طاقتور ہو۔ مگر یاد رکھنا ہمیشہ لوگوں کی
بھلائی کے لئے اپنی طاقتوں کو استعمال کرنا

ورنہ تم نقصان اٹھاؤ گے۔"

"کیا طاقتیں دیدی ہیں آپنے اسے" ناپان
نے خوش ہوتے ہوتے کہا۔

"یہ تمہیں خودبخود معلوم ہو جائیگا۔ اچھا
اب میں چلتا ہوں" بندر بابا نے کھڑے
ہوتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر وہ ناپان کے بیحد اصرار
کے باوجود چلا گیا

چھن چھنگو اور پنگو دوبارہ باغ میں
کھیلنے کے لئے چلے گئے اور ناپان
سوچتا ہی رہ گیا کہ آخر بندر بابا چھن چھنگو
کو کون سی طاقتیں دے گئے ہیں اور وہ
کس کام آئیں گیں۔

اسی ملک ساسان کے ایک شہر پیولی
میں ایک بہت بڑا جاگیردار ہوشان نامی
رہتا تھا۔ یہ جاگیردار بےحد ظالم اور سخت
دل تھا وہ اپنی رعایا پر اس حد تک
ظلم کرتا کہ دیکھنے والوں کے بھی دل
کانپ جاتے۔ ظلم کرنے میں اسکی دور دور
تک شہرت تھی مگر کوئی بھی اسکا
نہیں بگاڑ سکتا تھا کیونکہ وہ ساسان
بادشاہ کا دوست تھا۔ اور جو بھی
شکایت لے کر بادشاہ کے پاس جاتا
اسے ہوشان کے پاس ہی بھیج

دیتا اور ہوشان غصے میں آکر اسکا جسم
آرے سے چروا دیتا یا اسے درخت
سے باندھ کر اسپر بھوکے کتے چھوڑ دیتا
یا قصائیوں کو بلوا کر اس کی کھال اتروا
دیتا۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ہوشان کی جاگیر
کے ایک غریب کاشتکار کی فصل اچھی نہ
ہوئی اور وہ ہوشان کو ٹیکس ادا نہ
کر سکا۔ چنانچہ ہوشان کے سپاہیوں نے
اسے پکڑ کر ہوشان کے سامنے پیش کیا
غریب کاشتکار ایک بوڑھا اور ضعیف آدمی
تھا اس نے ہوشان سے بہت معافیاں
مانگیں، رویا گڑگڑایا فریادیں کیں۔ مگر ہوشان
نے اسکی ایک نہ سنی اور اسکی آنکھوں
میں گرم سلاخیں پھیرنے کا حکم دے دیا
چنانچہ اس کے حکم پر چند لمحوں بعد
ہوشان کے سپاہیوں نے اس بوڑھے کی
آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیر دیں۔ پھر
ہوشان نے حکم دیا کہ اس بوڑھے آدمی

کے دانت توڑ دیے جائیں. ناک کان
کاٹ دیے جائیں. اسکے حکم کی تعمیل
کی گئی بوڑھے کی چیخوں سے آسمان تھرا
اٹھا. مگر ہوشان کے دل میں رحم نہ آیا
اسکے بعد ہوشان کے حکم پر بوڑھے کے
جسم کو کوڑوں سے اس وقت تک پیٹا
گیا جب تک کہ وہ مر نہ گیا ہوشان
نے اس کی تمام زمین ضبط کرنے کا
حکم دیدیا اور تب جاکر ہوشان کا غصہ
ٹھنڈا ہوا.

اس بوڑھے کاشتکار کا ایک جوان بیٹا
پاگان تھا جو کسی اور شہر میں محنت مزدوری
کرنے کے لئے گیا ہوا تھا اسے جب
اسکے باپ کا حشر بتلایا گیا تو انتقام
اور غصے سے اسکا خون کھول اٹھا مگر
پاگان عقلمند تھا. اس نے سوچا کہ وہ اکیلا
ہوشان سے انتقام نہیں لے سکتا. جبتک
کہ اسے کسی بڑے آدمی کی مدد نہ مل
جائے. بادشاہ کے پاس وہ جانا نہیں چاہتا

تھا. کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ
ہوشان کی شکایت لے جانیوالے کو بادشاہ
واپس ہوشان کے سپرد کر دیتا ہے اور
ہوشان شکایت کرنیوالے کو اتنی اذیتیں
دیکر مارتا ہے کہ مرنے والے کی روح
بھی قیامت تک بلبلاتی رہتی ہے.
آخر سوچ سوچ کر اسنے فیصلہ کیا
کہ وہ ساسان کے سپہ سالار ناپان چھینگکو کے
پاس جاکر فریاد کرے. اسے معلوم تھا کہ
ناپان جیسا رحمدل ہے اور بادشاہ کے بعد
وہ اس ملک کا سب سے بڑی حیثیت کا
مالک بھی ہے اگر وہ اسکی مدد پہ
رضامند ہو گیا تو پھر وہ بڑی آسانی
سے ہوشان سے اپنے باپ کا بدلہ لے
سکے گا.

چنانچہ ایک دن جبکہ ناپان اپنے محل
کے باغ میں بیٹھا ہوا تھا اور چھن چھنگکو
اور پنگوبندر باغ میں کھیل رہے تھے.
اس ملک کے رواج کے مطابق پاگان

رسی سے اپنے ہاتھ باندھے نایان کے سامنے جاکر کھڑا ہوگیا۔ نایان اسکے ہاتھ بندھے ہوئے دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ نوجوان اسکے پاس فریاد لے کر آیا ہے۔

"نوجوان اپنے ہاتھ کھول لو۔ اور ہمارے سامنے بیٹھ جاؤ۔ یقین کرو اگر تمہاری مدد ہمارے بس میں ہوئی تو ہم ضرور تمہاری امداد کریں گے۔" نایان نے بڑے نرم لہجے میں اس سے مخاطب ہوکر کہا اور پاگان نے جھٹکا دے کر رسی سے ہاتھ چھڑوائے اور نایان کے سامنے بڑے موذبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

چھن چھنگلو نے بھی اس نوجوان کو دیکھ لیا تھا جس کے ہاتھ رسی سے بندھے ہوئے تھے وہ بھی سمجھ گیا تھا۔ کہ نوجوان اس کے باپ کے پاس فریاد لیکر آیا ہے۔ وہ کھیل چھوڑ کر اسکی بات سننے کے لئے اپنے باپ کے پاس

آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ پنگلو بھی ظاہر ہے اس کے ساتھ ہی تھا۔ پاگان نے بڑے ادب سے اور روتے ہوتے اپنے باپ پر ہونیوالے ظلم کی تمام کہانی نایان کو سنا دی۔

"تمہاری کہانی سنکر مجھے بیحد افسوس ہوا ہے۔ ہوشان کے ظلم کے متعلق مجھے پہلے بھی تبلایا گیا تھا مگر میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ اس حدتک ظالم ہوگا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟" نایان نے ہمدردانہ لہجے میں پاگان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہوشان سے انتقام" پاگان نے عزم سے بھرپور لہجے میں کہا۔

اس کی بات سنکر نایان کافی دیر تک خاموش رہا پھر وہ پاگان سے مخاطب ہوکر بولا۔

"نوجوان مجھے تم سے ہمدردی ہے اگر معاملہ ہوشان کا نہ ہوتا تو میں ضرور تمہاری مدد کرتا۔ ہوشان چونکہ بادشاہ سلامت کا

بعید قریبی دوست ہے۔ اسلئے میں تمہاری
مدد کرنے سے مجبور ہوں کیونکہ بادشاہ کو
جب معلوم ہوا تو اسنے مجھے میرے
عہدے سے ہٹا دینا ہے میں البتہ یہ کر
سکتا ہوں کہ تمہیں دولت دے دوں
تو تم کسی بھی شہر میں تجارت کرکے
باقی زندگی آرام سے گذار دو۔"

"نہیں محترم سپہ سالار مجھے دولت نہیں
چاہیئے۔ میں تو صرف ہوشان سے اپنے باپ
کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔ اور میں نے
آپکی رحمدلی اور طاقت کی بعید تعریفیں
سنی تھیں اسلئے فریاد لے کر آپکے پاس
آیا ہوں"

پاگان نے قدرے مایوسانہ لہجے میں جواب
دیا۔

"مجھے افسوس ہے نوجوان اس معاملے میں
تمہاری مدد کرنا میرے بس سے باہر ہے
میں مجبور ہوں" نایان نے فیصلہ کن لہجے
میں جواب دیا۔

"تو کیا میں ناامید ہوکر واپس چلا جاؤں"
پاگان نے مدہم لہجے میں کہا۔

"نہیں پاگان تم یہاں سے ناامید واپس
نہیں جا سکتے اگر اباجان اپنے عہدے
سے مجبور ہوکر تمہاری مدد نہیں کرسکتے
تو میں تمہاری مدد کرونگا" چھن چھنگو جو
ابھی تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔
اس کی بات سنکر نہ صرف نوجوان چونک
پڑا۔ بلکہ نایان خود بھی چونک پڑا۔

"بیٹے تم اسکی کیا مدد کرسکتے ہو"
ہوشان بڑا طاقتور اور ظالم جاگیردار ہے
اس سے تو انتقام صرف بادشاہ ہی لے
سکتا ہے اور بادشاہ اسکا دوست ہے"
نایان نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"آپکو معلوم نہیں اباجان میں ہوشان سے
ایسا انتقام لونگا کہ اس کی سات نسلیں
بھی اس کا انجام سنکر کانپ اٹھیں گی"
چھن چھنگو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں
جواب دیا۔

"آپکی بڑی مہربانی چھوٹے سرکار مگر آپ کیا کر سکتے ہیں" باگان نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں یہی تو معلوم نہیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں تم بے فکر ہو کر ہمارے ساتھ چلو۔ اور پھر دیکھو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں" چھن چھنگو نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

اسی لمحے باگان کو یاد آگیا کہ بندر بابا چھن چھنگو کو کچھ طاقتیں دیکر گیا ہے اور ساتھ ہی اسے ہدایت بھی کر گیا ہے کہ وہ ان طاقتوں کو لوگوں کی بھلائی کیلئے استعمال کرے۔ چنانچہ اسے یقین آگیا کہ چھن چھنگو ضرور اس نوجوان کی مدد کریگا اور اسکے ساتھ ہی اسے بھی معلوم ہو جائیگا کہ چھن چھنگو کے پاس کونسی طاقتیں ہیں یہ سوچ کر اسنے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹے تم ضرور اس نوجوان کی امداد کرو۔ بندر بابا تمہیں جو طاقتیں دے گیا ہے

ان کے صحیح استعمال کا موقع اب آیا ہے"

باگان نے جب بندر بابا اور پُر اسرار طاقتوں کی بات سنی تو اسے بھی یقین ہو گیا کہ ضرور یہ چھن چھنگو خاص طاقتوں کا مالک ہے۔ اور اگر یہ ان طاقتوں کو استعمال میں لے آئے تو ہوشتان سے بدلہ لے سکتا ہے چنانچہ اس نے خوش ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے چھوٹے سرکار آپ میری ضرور امداد کریں میں آپکا بیحد ممنون ہوگا۔"

"تو پھر چلو چلیں" چھن چھنگو نے کرسی سے اترتے ہوئے کہا۔ اور پھر اپنے درست چھنگو اور باگان کو لے کر محل سے باہر کی طرف چل پڑا۔

باگان اس کے جسم سے نکلنے والی چھن چھن کی آوازیں سنکر بیحد حیران ہو رہا تھا مگر وہ اسے بھی کوئی پراسرار طاقت سمجھ کر خاموش ہو رہا۔

ہوشان اپنے محل کے خاص کمرے میں
کنیزوں کے جھرمٹ میں بیٹھا شراب پی رہا
تھا، ایک خوبصورت لڑکی سامنے بیٹھی ستار
بجا رہی تھی ہوشان کا چہرہ ظلم اور
سختی کی وجہ سے بے حد خوفناک تھا۔ تمام
لڑکیاں بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں
اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دربان
اندر داخل ہوا دربان کا چہرہ انتہائی خوف
سے بگڑا ہوا تھا رنگ زرد تھا۔
”جناب جناب“ اسنے ہوشان کے سامنے
رکوع کے بل جھکتے ہوئے انتہائی خوفزدہ

لہجے میں کہا۔
”کیا بات ہے کیوں اندر آتے ہوئے
ہوشان نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا
”جناب محل پر آفت ٹوٹ پڑی ہے
سب لوگ بے حد پریشان ہیں“ دربان نے خوف
سے ہکلاتے ہوئے کہا۔
”کیا ہوا ہمارے ہوتے کس کی جرأت
ہو سکتی ہے کہ ہمارے محل پر بری نظر
ڈالے“ ہوشان دربان کی بات سنکر
تخت سے نیچے اتر آیا۔
”جناب آپ خود دیکھ لیں“ دربان نے
ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔
”چلو میں دیکھتا ہوں ایسی کونسی آفت
ہے جس نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے“
ہوشان نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اور پھر شراب کا جام ہاتھ میں پکڑے
وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔
کمرے سے باہر آتے ہی اسکی آنکھیں
حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ ا

نے دیکھا کہ اسکے محل کے تمام دربان
انتہائی خوفزدہ حالت میں دیواروں کے ساتھ
چمٹے کھڑے ہیں اور وہ سب الف ننگے
تھے۔ انکے جسموں پر کپڑے کا ایک تار
بھی نہیں تھا۔

اور محل کی راہداریوں میں چھن چھن کی آوازیں
کبھی ادھر سے آرہی تھیں کبھی ادھر سے
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بھوت گھنگرو
بجاتا پھر رہا ہو۔

"کون ہے۔ یہ کون گھنگرو بجا رہا ہے
میرے سامنے آئے" ہوشان نے چیختے ہوئے کہا
اسی لمحے وہ اپنی جگہ سے بری طرح
اچھل پڑا۔ کیونکہ جیسے ہی اس نے زبان سے
یہ فقرہ کہا تھا اوپر روشندان سے ایک
سایہ لمبی چھلانگ لگائی تھی اور اس کے
سر پہ ایک زوردار چپت لگاکر سامنے
والے روشندان میں غائب ہو گیا۔
ہوشان دربانوں کے سامنے اپنی بےعزتی
پر غصے سے پاگل ہو گیا۔

سپاہیوں کو بلاؤ۔ محل کی مکمل تلاشی لو
جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے۔ اسے
میرے سامنے لے آؤ۔" ہوشان نے غصے سے
چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے چھن چھن کی آواز قریب کی راہداری
سے ابھری اور پھر آہستہ آہستہ ہوشان کے
قریب آتی چلی گئی۔ ہوشان آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جدھر سے
آوازیں آ رہی تھیں مگر راہداری بالکل خالی
تھی کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا صرف
چھن چھن کی آواز اسے مسلسل سنائی دے
رہی تھی اب تو ہوشان بھی خوفزدہ ہوگیا
اس کے چہرے پہ خوف کے تاثرات
ابھر آئے۔

"اپنے کپڑے اتار دو ہوشان" اچانک ایک
باریک سی آواز ہوشان کے کانوں میں پڑی
اور ہوشان کو ایسے محسوس ہوا جیسے
کوئی پراسرار طاقت اسے آواز کے حکم کی
تعمیل پر مجبور کر رہی ہو۔ چنانچہ نہ چاہتے

ہوئے بھی ہوشان نے آواز کے حکم کی
تعمیل کی اور اسنے بڑی پھرتی سے
پر موجود تمام کپڑے اتار پھینکے۔ اب
وہ ننگے دربانوں کے سامنے خود بھی
کھڑا تھا۔

"ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ اٹھا کر
کھڑے ہو جاؤ" آواز دوبارہ سنائی دی
ہوشان کو یوں محسوس ہوا جیسے اسکا ایک
ہاتھ اور ایک ٹانگ خودبخود اوپر اٹھتی
گئی۔

اور پھر ایک عجیب بات ہوئی۔ راہداری
سے ایک بندر چھلانگ مار کر نیچے فرش
آ گیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا بندر
نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر ہوشان
کے سر پر بیٹھ گیا۔ ہوشان نے اسے
سر سے ہٹانے یا پکڑنے کے لئے اپنا
ہاتھ ہلانا چاہا مگر اسے محسوس ہوا کہ
اس کا تمام جسم مفلوج ہو چکا ہوتا
ادھر بندر جو یقیناً پنگلو تھا اسنے ہوشان

کے سر پر چپتیں مارنی شروع کر دیں
اور ہر چپت پر ہوشان کے منہ سے بے
نکل جاتی مگر وہ بے بس ہوا کھڑا تھا
اگر اسکا بس چلتا تو وہ یقیناً پنگلو کو
کچا چبا جاتا۔

"کیوں ہوشان تم تو اپنے آپکو بے حد
طاقتور سمجھتے تھے۔ اب تمہارا کیا خیال ہے"
وہی باریک سی آواز سنائی دی جو یقیناً
چھن چھنگلو کی تھی اسکا لہجہ بید طنزیہ تھا
"تم کون ہو سامنے تو آؤ کاش تم
انسان ہوتے تو میں دیکھتا کہ تم کتنے
طاقتور ہو میں تمہارا وہ حشر کرتا کہ سارا
زمانہ لرز اٹھتا" ہوشان نے غصے سے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے راہداری میں ہلکا سا دھواں اٹھا
اور جیب دھواں چھٹا تو ہوشان کے سامنے
چند قدموں کے فاصلے پر چھوٹے سے قد
کا ایک لڑکا کھڑا تھا گو وہ انسان تھا
مگر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑے

قد کا بندر ہو۔

"میں انسان ہوں میرا نام چھن چھنگلو ہے
اب بولو" چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا
"چھن چھنگلو تو کیا تم نایاب چھنگلو کے
بیٹے ہو۔ وہ تو میرا دوست ہے پھر تم
مجھے کیوں تنگ کر رہے ہو" ہوشان نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں نایاب چھنگلو کا بیٹا چھن چھنگلو
ہوں اور تم ابھی سے تنگ ہو رہے ہو
ابھی تو میں نے اپنی کارروائی کا آغاز بھی
نہیں کیا" چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا

"تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے بتلاؤ اور میری
جان چھوڑ دو۔ اور سب سے پہلے اپنے اس
بندر کو میرے سر سے ہٹاؤ۔ چپتیں کھا کھا
کر میرے سر میں درد ہونے لگ گیا ہے"
ہوشان نے اسبار نرم لہجے میں کہا۔

"پنگلو ذرا زور سے چپتیں مارو۔ یہ تم نے
کیا ٹھک ٹھک لگا رکھی ہے" چھن چھنگلو
نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور

پنگلو نے اس لمحے پوری قوت سے اس
کے سر پہ تھپیڑ مارا۔ تھپیڑ اتنا زوردار
تھا کہ ہوشان کے منہ سے بے اختیار چیخ
نکل گئی۔

"سنو ہوشان تم ظالم ہو۔ اور میں
تمہیں سزا دینے آیا ہوں۔ میں اگر چاہوں
تو تمہیں ایک لمحے میں موت کے گھاٹ
اتار دوں۔ کیونکہ تم نے بیشمار لوگوں کو اذیتیں
دے دے کر ہلاک کیا ہے۔ چنانچہ میں
بھی اسیطرح تمہیں اذیتیں دے دے کر
ہلاک کرونگا" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"میں بادشاہ سلامت سے کہہ کر تمہیں
اور تمہارے باپ کو وہ سزا دلاؤنگا کہ تمہارے
حشر پہ دنیا روئے گی" ہوشان نے غصے
سے تلملاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم سے ہو سکے کر لینا۔ چلو
پنگلو چلیں۔ آج کے لئے یہی کافی ہے"
چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو اچھل کر نیچے
فرش پہ آیا اور پھر چھن چھنگلو اور پنگلو

بڑے آرام سے چلتے ہوئے محل سے باہر
نکلتے چلے گئے ان کے جانے کے دس
منٹ بعد یکدم دربان اور ہوشان ٹھیک
ٹھاک ہو گئے۔

ٹھیک ہوتے ہی ہوشان تیزی سے واپس
کمرے کے اندر بھاگا اور ایک چادر اٹھا کر
اسنے اپنے جسم پہ اوڑھ لی۔ غصے کے
مارے اسکا دماغ بھنا اٹھا تھا مگر اسے
سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے
اور ان دونوں بندروں کو کیسے سزا دے
تھوڑی دیر تک وہ غصے کے مارے ٹہلتا
رہا پھر اسنے زور سے تالی بجائی دوسرے
لمحے ایک دربان اندر آیا اور مؤدبانہ انداز
میں جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"چوگان کو بلاؤ فوراً جلدی" ہوشان نے
غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور دربان
الٹے قدموں چلتا ہوا کمرے سے باہر
نکل گیا۔ ہوشان نے اپنی باقاعدہ ایک
فوج رکھی ہوئی تھی۔ اور چوگان اس فوج

کا سردار تھا۔
تھوڑی دیر بعد چوگان کانپتا ہوا اندر
داخل ہوا۔ اس کا رنگ زرد تھا کیونکہ
ہوشان کے غصہ کو اچھی طرح جانتا تھا
چوگان محل کے تمام دربانوں کو قتل کر
دیا جائے۔ ان کی کوتاہی کی وجہ سے ہی
چین چنگلو اور اس بندر کو اندر آنے کا
موقع ملا ہوگا۔" ہوشان نے کڑکدار لہجے میں حکم
دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی جناب"
چوگان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"اور سنو اپنے آدھے سپاہیوں کو محل میں
بطور دربان لگا دو۔ میری اجازت کے بغیر
محل میں ایک چڑیا تک داخل نہیں ہونی
چاہیئے" ہوشان نے ایک اور حکم دیا۔
"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی حضور" چوگان
نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"اور سنو اپنے سپاہیوں کو حکم دے دو
کہ پوری ریاست میں پھیل جائیں۔ جہاں بھی

کوئی بندر ملے۔ یا وہ بندر نما انسان ملے اسے فوری طور پہ ہلاک کردیا جائے۔ ہوشان غصے میں آکر حکم پہ حکم دیئے چلا جا رہا تھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی" چوگان نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"تو جاؤ تعمیل کرو میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو" ہوشان نے چیخ کر کہا۔ اور چوگان تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا ہوشان نے پھر تالی بجائی۔ ایک کنیز اندر داخل ہوئی۔

"پاجون نجومی کو حاضر کرو فوراً" ہوشان نے کنیز کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں ایک تھیلا اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"پاجون ہمیں چھن چھنگو اور اس بندر کے متعلق بتلاؤ کہ ان کے پاس کون کون سی طاقتیں ہیں اور ان کا توڑ کیا ہے۔ صحیح صحیح بتلانا۔ ورنہ میں اپنے ہاتھ سے تمہارا

سر قلم کردونگا" ہوشان نے بوڑھے نجومی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"بہتر حضور" بوڑھے نجومی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر فرش پر بیٹھ کر اس نے تھیلے سے کاغذ اور قلم نکال کر حساب کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک حساب کرنے کے بعد اس نے سر اٹھا کر جواب دیا۔

"حضور چھن چھنگو بندر بابا کی دعا سے پیدا ہوا ہے اور بندر بابا نے اسے بے پناہ طاقتیں عنایت کر دی ہیں۔ اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ صرف یہ کہ وہ کسی انسان کو مار نہیں سکتا۔ باقی وہ سب کچھ کر سکتا ہے اسکا ساتھی ایک عام سا بندر ہے اور بس" بوڑھے نجومی نے بتلایا۔

"ان طاقتوں کا کیا توڑ ہے" ہوشان نے پوچھا۔

بوڑھے نجومی نے ایکبار پھر حساب کرنا شروع کر دیا۔ اسکے چہرے پر گہری تشویش کے

آثار نظر آئے۔

پھر اس نے ہوشان سے مخاطب ہو کر کہا "حضور اس کی طاقتوں کا کوئی مستقل توڑ نہیں ہے صرف وقتی طور پر اسکی طاقتوں کو مفلوج کیا جا سکتا ہے اور وہ اسطرح کہ کسی طرح اسکے گلے میں کٹے ہوئے پیاز کا ہار ڈال دیا جائے۔ جبتک وہ ہار اسکے گلے میں رہیگا اسکی طاقتیں کام نہیں کریں گی اور یہ بات بھی ہے کہ وہ خود پیاز کے ہار کو اپنے گلے سے نہیں نکال سکتا اسکے علاوہ اگر محل کے گرد آگ جلوا دیجائے تو چھن چھنگو آگ کو پار نہیں کر سکتا" بوڑھے نجومی نے جواب دیا

"ٹھیک ہے میں اسکے گلے میں ہار ڈال کر پھر اسکے تن سے اسکا سر جُدا کروںگا اب تم جا سکتے ہو۔ مگر یاد رکھنا اگر تم نے غلط بیانی کی ہے تو پھر اس کے نتائج بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا" ہوشان نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں حضور میرا حساب غلط نہیں ہو سکتا" بوڑھے نجومی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا

ہوشان نے کنیز کو بلا کر حکم دے دیا کہ فوری طور پر محل کے گرد آگ جلوائی جائے۔ اور یہ آگ مسلسل جلتی رہنی چاہئیے اس کے ساتھ ہی اس نے پیاز کے ہار تیار کرنے کا حکم بھی دیدیا۔

محل سے تھوڑی دور ایک ٹوٹے پھوٹے
اور غیرآباد مکان میں پاگان، چھن چھنگو اور
پنگو موجود تھے چھن چھنگو نوجوان کو اپنی آج
کی کارروائی سنا رہا تھا کہ اس نے کیسے
ہوشان کو اس کے دربانوں اور کنیزوں کے
سامنے بےعزت کیا ہے۔

"یہ تو ٹھیک ہے چھن چھنگو مگر اس طرح میرا
انتقام تو پورا نہیں ہو سکتا۔ میں تو اپنے
دانتوں سے اس کی بوٹیاں نوچنا چاہتا ہوں"
پاگان نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو وہ وقت بھی آ جائیگا"

میں چاہوں تو تمہیں آج ہی یہ موقع میسر
کر دوں۔ مگر میں پہلے ہوشان کو اچھی طرح
ذلیل کرنا چاہتا ہوں تاکہ سب کو معلوم
ہو جائے کہ ظالم کا کیا انجام ہوتا ہے"
چھن چھنگو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"درست چھنگو کیوں نہ ہم ہوشان کو کھلے
بازار میں اسکے نوکروں سے جوتیاں مروائیں"
پنگو نے اپنی زبان میں چھن چھنگو سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"ایسا بھی ہو جائیگا مگر آج میں ایک
تماشا کرونگا" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا

"وہ کیا" پنگو نے پوچھا۔

"تم خود ہی دیکھ لینا" چھن چھنگو نے جواب
دیا اور پھر پاگان سے مخاطب ہو کر کہا
"چلو پاگان ہمارے ساتھ چلو آج تم بھی
اپنے دشمن کو ذلیل ہوتا دیکھ لو"

"چلو" پاگان فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

اور پھر وہ تینوں اس مکان سے باہر
نکل آئے۔ انکا رخ محل کی طرف تھا

پھر جیسے ہی وہ کھلی جگہ پہنچے۔
اچانک ایک طرف سے تیر آیا اور پنگو
کے جسم کے قریب سے نکل گیا۔
چین چھنگو نے چونک کر ادھر دیکھا جدھر
سے تیر آیا تھا اس نے دیکھا کہ ایک
سپاہی پنگو کو دوسرا تیر مارنے ہی والا تھا
چین چھنگو نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور
اس سپاہی کے ہاتھ سے کمان اس طرح نکل
کر دور جا گری جیسے کسی نے کھینچ کر
دور پھینک دی ہو۔
اسکے بعد چین چھنگو نے پنگو کو اپنے
قریب بلاکر اسکے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرا اور
"اب کوئی تیر تم پر اثر نہیں کر سکتا"
چین چھنگو نے کہا اور پھر اسے ساتھ لے
آگے بڑھ گیا۔
"پاگان تم ہم سے علیحدہ ہوکر چلو کہیں
ایسا نہ ہو ہماری وجہ سے تم بھی مارے
جاؤ" چین چھنگو نے پاگان سے کہا اور پاگان

دوڑ کر ایک اور گلی میں چلا گیا۔
اور پھر چین چھنگو پنگو کو لیئے بڑے اطمینان
سے آگے بڑھنے لگا تھوڑی دیر بعد ان
دونوں پر چاروں طرف سے تیروں کی بارش
ہونے لگی مگر کوئی بھی تیر ان سے نہ
ٹکرایا۔ جیسے ہی تیر ان دونوں کے جسموں
کے قریب آتے راستہ بدل جاتے اور پھر
تیر چلانے والے سپاہی بھی ان سے خوفزدہ
ہوگئے اور انہوں نے ان پر تیر چلانے
بند کر دیئے۔
تھوڑی دیر بعد وہ شہر کے سب سے بڑے
چوک کے درمیان جاکر رک گئے۔ یہاں سے
ہوشان کا محل تھوڑی دور تھا۔ چین چھنگو نے
دیکھا کر محل کے گرد بڑے زور شور سے
آگ جلائی جا رہی تھی وہ مسکرا دیا۔
اس نے اپنا ہاتھ محل کی طرف اٹھایا
اور بلند آواز سے کہنے لگا۔
"ہوشان چین چھنگو تمہیں حکم دیتا ہے کہ
محل سے نکل کر یہاں سامنے چوک میں

حاضر ہو جاؤ"
یہ کہکر وہ خاموش ہو رہا۔ ابھی اسے
خاموش ہوتے تھوڑی دیر گزری تھی کہ مل
کا پھاٹک کھلا اور ہوشان دیوانہ وار ننگے
پیر باہر نکلا۔ اسکے باہر نکلتے ہی دروازے
کے سامنے جلنے والی آگ فوراً بجھا دی
گئی اور ہوشان ننگے پیر بھاگتا ہوا چھن چھنگو
کی طرف آنے لگا اس کے ساتھ سپاہیوں
کا ایک دستہ بھی تھا وہ ہوشان کیساتھ
بھاگتا چلا آ رہا تھا۔
چھن چھنگو سے چند قدم دور آکر وہ رک
گیا اور اس کے ساتھ آنیوالے سپاہی ان
کے گرد دائرہ بناکر کھڑے ہوگئے۔ سپاہیوں
کے ہاتھ ان کی جیبوں میں تھے۔
"ہوشان اپنی ناک پکڑ کر اپنے منہ پر
تھپڑ مارو" چھن چھنگو نے حکم دیا۔ اور ہوشان
کے دونوں ہاتھ کسی مشین کی طرح اٹھے
اس نے ایک ہاتھ سے اپنی ناک پکڑی
اور دوسرے ہاتھ ایک زوردار تھپڑ

اپنے گال پہ مارا۔ پھر اسنے دوسرے ہاتھ
سے ناک پکڑی اور پہلے ہاتھ سے دوسرے
گال پہ تھپڑ مار دیا۔ جیسے ہی دوسرے تھپڑ
کی آواز فضا میں گونجی۔ ایک سپاہی اپنی
جگہ سے بجلی کی طرح اچھلا اسکا ہاتھ جیب
سے باہر آیا تو اسکے ہاتھ میں کٹے ہوئے
بازوں کا بنا ہوا ہار تھا اس سے پہلے کہ
چھن چھنگو کچھ سمجھتا سپاہی نے بڑی پھرتی سے
وہ ہار اسکے گلے میں ڈال دیا۔
"وہ مارا اب میں دیکھونگا کہ تمہاری طاقتیں
کیا کرتی ہیں" ہوشان نے خوشی سے نعرہ
مارتے ہوتے کہا۔
چھن چھنگو نے ہار پڑتے ہی محسوس کیا کہ
اسکی پُراسرار طاقتیں مفلوج ہوکر رہ گئی ہیں
اسنے پھرتی سے ہار گلے سے اتارنے کی
کوشش کی مگر بےسود۔ ہار اسکے گلے میں
ایسا تنگ ہو گیا تھا کہ کسطرح نکل ہی
نہیں رہا تھا۔
چھنگو نے اچھل کر ہار کو پکڑ کر نکالنے

کی کوشش کی مگر جیسے ہی پنگلو نے ہار
کو ہاتھ لگایا وہ چیختا ہوا دور جا گرا۔ اسے
ایسا محسوس ہوا تھا جیسے ہار کی بجائے اس
نے آگ کو ہاتھ لگا دیا ہو۔

"ان دونوں کو پکڑ لو" ہوشان نے چیخ کر
سپاہیوں کو حکم دیا۔ چین چینگلو اور پنگلو نے
بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر انکے گرد سپاہیوں
کا دائرہ اتنا تنگ تھا کہ وہ بھاگ نہ سکے
اور سپاہیوں نے ان دونوں کو قابو کر لیا
فوراً ہی ہوشان کے حکم پر انہیں رسیوں
سے باندھ دیا گیا۔

انہیں محل میں لے آؤ اب میں ان دونوں
سے اپنا بدلہ لونگا۔ ایسا بدلہ کہ انکی روحیں
قیامت تک بلبلاتی رہیں گی۔

یہ حکم دیکر ہوشان واپس مڑا اور اسکے
ساتھ ہی سپاہی بھی ان دونوں کو اٹھائے اس
کے پیچھے چلتے ہوئے محل کے دروازے میں
داخل ہوگئے اور انکے پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔

باگان چوک کے ایک طرف کھڑا یہ سب
منظر دیکھ رہا تھا چین چینگلو اور پنگلو کے اس
طرح پکڑے جانے پر اسے بیحد افسوس ہوا
اسنے فیصلہ کر لیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح
محل میں ضرور داخل ہوگا اور ان دونوں کو
وہاں سے چھڑا لائے گا۔

چنانچہ وہ رات ہونے کا انتظار کرنے
لگا۔ جب چاروں طرف گھپ اندھیرا چھا گیا تو
وہ چھپتا چھپاتا محل کی پچھلی دیوار کے قریب
پہنچ گیا محل کی پچھلی دیوار کے قریب ہی
ایک پرانا گھنا درخت موجود تھا وہ پہریداروں

کی نظریں بچا کر اس درخت پر چڑھ
گیا اس درخت کا ایک تنا محل کی
دیوار پر جھکا ہوا تھا چنانچہ وہ بڑی آسانی
سے دیوار پر پہنچ گیا وہاں پہنچکر اسنے
اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اندر کود گیا
وہ حتی الوسع کوشش کر رہا تھا۔ کہ کسی
کی نظروں میں نہ آئے۔ ویسے اب یہاں
پہریدار بھی اتنے چوکنے نہیں تھے۔ شاید
اسلئے کہ ہوشان کے دشمن پکڑے گئے تھے
وہ چھپتا چھپاتا محل کے اندر داخل ہو
گیا۔ اور پھر جلد ہی ہوشان کے خاص کمرے
کے اوپر موجود روشندان کے قریب پہنچ گیا
روشندان خاصا بڑا تھا اتنا بڑا کہ پاگان باآسانی
اسمیں سے گزر سکتا تھا۔

اسنے روشندان سے اندر جھانکا تو اس نے
دیکھا کہ کمرے کے درمیان میں چھن چھنگو رسی
سے الٹا لٹکا ہوا تھا۔ ہار ابھی تک اس
کے گلے میں تھا چھنگو ایک طرف بندھا پڑا
تھا۔ اور ہوشان ہاتھ میں کوڑا لئے کھڑا تھا

چھن چھنگو کا جسم خون سے لہولہان ہو رہا تھا۔
"اب بتلاؤ تمہاری طاقتیں کہاں ہیں اب
تمہیں میرے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا سکتا
میں تمہیں اذیتیں دے دیکر مارونگا" ہوشان
نے غصیلے لہجے میں پوری قوت سے چھن چھنگو
کو کوڑا مارتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو کے
جسم سے خون نیچے ٹپکنے لگا۔

پاگان نے دیکھا کہ کمرے میں ہوشان اکیلا
ہے چنانچہ اسنے روشندان کی لکڑی کو
پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے کمرے میں
چھلانگ لگا دی۔

جس وقت پاگان نیچے گرا اس وقت ہوشان
چھن چھنگو کو کوڑا مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا
ہی رہا تھا۔

نیچے گرتے ہی پاگان نے ہوشان پر
چھلانگ لگا دی مگر ہوشان نے پوری قوت
سے کوڑا لہرایا۔ اور کوڑا پاگان کے جسم
پر پڑا۔ وہ اچھل کر چند فٹ دور جا گرا
اسی لمحے ہوشان نے چیخ کر ملازموں کو

آواز دی۔ پاگان بھی کوڑے کی پرواہ کئے
بغیر دوبارہ ہوشان کی طرف بڑھا۔ اسپر
جنون سوار تھا۔

"پاگان میرے گلے سے ہار اتار دو جلدی
کرو" چمن چھنگلو نے چیخ کر پاگان سے کہا
اور پاگان تیزی سے چمن چھنگلو کیطرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ" ہوشان کوڑا لہراتے تیزی
سے پاگان کی طرف لپکا۔ مگر پاگان کا
ہاتھ چمن چھنگلو کے گلے میں موجود ہار پر پہنچ
چکا تھا اس سے پہلے کہ ہوشان اس
تک پہنچتا۔ اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔
اور ہار ٹوٹ کر دور جا گرا۔

ہار علیحدہ ہوتے ہی چمن چھنگلو نے ہاتھ
سے اشارہ کیا اور ہوشان جہاں تھا وہیں
بت کی طرح جم کر رہ گیا۔

چمن چھنگلو نے رسی کو ہاتھ لگایا اور
رسی ٹوٹ گئی چمن چھنگلو اچھل کر نیچے آگرا
اس کے پیروں میں بندھی ہوئی رسی بھی خودبخود
علیحدہ ہو گئی

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار
ملازم تلواریں سنبھالے اندر داخل ہوئے مگر
چمن چھنگلو کے ایک ہی اشارے پر وہ سب
بھی بت بنے وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

"بہت بہت شکریہ پاگان میں تمہارے
اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ اب
میں دیکھوں گا کہ ہوشان میرا کیا بگاڑ
سکتا ہے میں دراصل لاعلمی میں مارا گیا تھا"
چمن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے اپنے
جسم پر ہاتھ پھیرا اور اسکے جسم پر موجود
تمام زخم غائب ہو گئے۔

"اب بتلاؤ ہوشان تمہیں کیا سزا دی جائے"
چمن چھنگلو نے ہوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معاف کر دو چمن چھنگلو میں آئندہ کبھی
کسی پر ظلم نہیں کرونگا" ہوشان نے رحم طلب
لہجے میں جواب دیا۔

"تمہیں معاف نہیں کیا جا سکتا۔ تم اتنے
ظلم کر چکے ہو کہ اب معافی کا لفظ
بے معنی ہو چکا ہے" چمن چھنگلو نے کہا۔

ہوا ہوگا" چمن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو
کر کہا۔
"چاہے تم مجھے مار ڈالو مگر میں ریاست کسی
قیمت پر کسی کو نہیں دے سکتا۔" ہوشان نے
مضبوط لہجے میں جواب دیا۔
"ٹھیک ہے آؤ پاگان چلیں" چمن چھنگلو نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پنگلو کی
طرف دیکھا جو ابھی تک رسیوں سے بندھا
ہوا تھا۔
"ارے تم ابھی تک بندھے ہوئے ہو"
چمن چھنگلو نے چونک کر کہا اور پھر اس نے
اپنا ہاتھ اس کی طرف لہرایا دوسرے لمحے
رسیاں کھل گئیں اور پنگلو آزاد ہو گیا۔
اور پھر وہ تینوں بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے
محل سے باہر نکل آئے انہیں کسی نے بھی
روکنے کی جرأت نہ کی۔
"چمن چھنگلو اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا
مجھے اجازت دو کہ میں ہوشان کو اپنے ہاتھوں
سے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں"۔

"تم اگر چاہو تو مجھے معاف کر سکتے
ہو" ہوشان نے دوبارہ گڑگڑاتے ہوئے کہا۔
"میں اس کے لئے صرف اس شرط پر
غور کر سکتا ہوں۔ اگر تم اپنی تمام ریاست
اس نوجوان پاگان کو لکھ کر دیدو" چمن چھنگلو
نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نہیں نہیں میری ریاست مجھ سے مت
چھینو ورنہ میں بھوکا مر جاؤں گا" ویسے جو
انعام اکرام دولت، سونا جو چاہو مجھ سے
لے لو" ہوشان نے منت کرتے ہوئے کہا۔
"نہیں جو میں نے کہہ دیا ہے۔ اگر
تم ایسا کرنے پر تیار ہو جاؤ تو ٹھیک
ورنہ اذیت ناک زندگی گذارنے پر تیار ہو جاؤ
جسکا انجام عبرتناک موت ہوگا"
"مجھے ریاست نہیں چاہیئے چمن چھنگلو میں
تو اس کا خون پینا چاہتا ہوں۔ میں
صرف انتقام لینا چاہتا ہوں" پاگان نے سخت
لہجے میں کہا۔
"تم فکر نہ کرو دوست تمہارا انتقام ضرور

پاگان نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا
تم چوک تک چلو تمہاری یہ حسرت بھی
پوری ہو جائیگی" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا
اور پھر وہ تینوں اسی چوک پر پہنچکر رک
گئے جہاں سے انہیں قید کرکے لیجایا گیا تھا.
وہاں موجود لوگ انہیں یوں آزاد دیکھ کر حیران
رہ گئے چھن چھنگو نے اپنا ہاتھ محل کی طرف
اٹھایا اور پھر زور سے کہا "ہوشان یہاں میرے
سامنے آؤ فوراً" اسکی آواز سنتے ہی محل کا
دروازہ کھلا اور ہوشان لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھتا
چلا آیا وہ چھن چھنگو کے سامنے آکر رک گیا
اسکے چہرے پر تکلیف اور جھنجلاہٹ کے
آثار نمایاں تھے.

"زمین پر لیٹ جاؤ" چھن چھنگو نے اسے
حکم دیا اور ہوشان فوراً زمین پر لیٹ گیا
ایسے جیسے کسی نے اسے دھکا دیدیا ہو
اسکے بعد چھن چھنگو نے ارد گرد موجود لوگوں
کو حکم دیا کہ ہر آدمی آگے آئے اور
ہوشان کے گنجے سر پہ ایک ایک جوتا مارے

اسکا حکم سنتے ہی وہاں موجود تمام لوگ مشینوں
کی طرح حرکت میں آئے اور پھر ہوشان کے
سر پر تڑاتڑ جوتے برسنے لگے. جن لوگوں پر
ظلم کرتا تھا اور جو اسکے سامنے سے بھی
گزرتے ہوئے گھبراتے تھے وہی لوگ اس
ظالم ہوشان کے سر پہ جوتے برسا رہے تھے
اور ہوشان کے منہ سے دردناک چیخیں نکل
رہی تھیں مگر وہ بےبس تھا. مجبور تھا

دیکھا ہوشان ظلم کا انجام تم اپنے آپ
کو اس ریاست کا خدا سمجھ بیٹھے تھے مگر
اب دیکھ تمہارا کیا حال ہے." چھن چھنگو نے کہا
جوتے کھاتے کھاتے ہوشان بیہوش ہو گیا
تو چھن چھنگو نے پاگان اور پنگلو کو چلنے
کے لئے کہا.

"چلو دوستو آج اتنا ہی کافی ہے باقی
کام کل کرینگے" چھن چھنگو نے کہا اور پھر
وہ پاگان اور پنگلو کو لئے شہر سے باہر
چل پڑا.

ساسان کا بادشاہ چاگان دربار عالم لگائے بیٹھا تھا۔ دربار میں تمام وزراء اور امراء اپنی اپنی جگہوں پر مؤدبانہ انداز میں سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے سپہ سالار ناپان چھنگو بھی بادشاہ کے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک ایک دربان اندر آیا کورنش بجا کر کہنے لگا۔

"حضور ریاست پپولی کے سردار ہوشان دربار میں حاضر ہونا چاہتے ہیں"

"ہوشان" بادشاہ نے چونک کر کہا "حاضر کرو"

ناپان بھی ہوشان کا نام سنکر چونک پڑا وہ

سمجھ گیا کہ وہ چھن چھنگو کی بادشاہ سے شکایت کرنے آیا ہوگا۔

ہوشان جب اندر داخل ہوا تو اسکے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور چہرہ پر پریشانی اور زردی نمایاں تھی۔ اسنے جھک کر سلام کیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر کھڑا ہوگیا

"کیا بات ہے ہوشان تم پریشان ہو۔ ہمیں بتلاؤ تمہیں کیا تکلیف ہے" بادشاہ نے اس کی حالت دیکھکر چونکتے ہوئے کہا۔

"حضور میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے میری برسرعام بےعزتی کی جا رہی ہے مجھے ذلیل کیا جا رہا ہے" ہوشان نے روتے ہوئے کہا

"کس نے یہ جرأت کی ہے کہ ہمارے دوست کو بےعزت کرے اور اسے ذلیل کرے ہمیں بتلاؤ ہم اسے اتنی عبرتناک سزا دیں گے کہ پورا ملک اسکا حشر دیکھکر لرز اٹھے گا" بادشاہ نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

"جناب آپکے سپہ سالار ناپان چھنگو کا بیٹا چھن چھنگو اس سارے فساد کی جڑ ہے" ہوشان نے ہاتھ

جوڑتے ہوئے کہا۔
"چھن چھنگو مگر وہ تو ابھی بچہ ہے اور ہم
نے سنا ہے کہ اسکا قد بہت چھوٹا ہے وہ
بھلا تمہیں کیسے ذلیل کر سکتا ہے۔ کیا تم پاگل
تو نہیں ہو گئے" بادشاہ نے حیرت سے ہوشان
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"نہیں جناب میں سچ کہہ رہا ہوں اسکے
پاس کچھ پراسرار طاقتیں ہیں اور جناب یہ سب
کچھ نایان کے اشارے پر ہو رہا ہے نایان
شاید میری ریاست پر قبضہ کرنا چاہتا ہے"
ہوشان نے براہ راست نایان پر الزام لگاتے
ہوئے کہا۔
"یہ جھوٹ بول رہا ہے جناب میرا ایسا کوئی ارادہ
نہیں ہے اور رہی میرے بیٹے چھن چھنگو کی
بات تو جناب اسے یہ طاقتیں ایک درویش
بندر بابا نے عنایت کی ہیں۔ اور اسے یہ بھی
کہا ہے کہ وہ اسے ظالموں کے خلاف
استعمال کرے۔
اور ہوشان ظلم میں پوری دنیا میں مشہور ہے

چنانچہ وہ بندر بابا کے حکم پر اسکو سزا دے
رہا ہوگا" نایان نے جواب دیا۔
"مگر ہمارے ہوتے اسکی کیا جرأت ہے کہ
وہ کسی کو سزا دے سکے۔ ہوشان بالکل سچ
کہہ رہا ہے ضرور تم باپ بیٹے نے اسکے خلاف
سازش کی ہوگی" بادشاہ نے غصے سے چیختے
ہوئے کہا۔
"جو اصل بات تھی وہ میں نے حضور کو
بتلا دی ہے اب آپ جیسے مناسب سمجھیں کر
لیں۔ آپکو اختیار ہے" نایان نے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیا۔
"ہم کچھ نہیں جانتے تم فوراً اپنے بیٹے کو
گرفتار کر کے ہمارے حضور پیش کرو ہم اسے
ہوشان کو تنگ کرنے پر ایسی سزا دینا چاہتے
ہیں کہ آئندہ کسی کو ہمارے دوستوں کے خلاف
ٹیڑھی نظر اٹھانے کی جرأت ہی نہ ہوسکے"
بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"اسے پیش کرنا میرے بس سے باہر ہے حضور
وہ اپنی مرضی کا آپ مالک ہے آپ اگر

"اسے گرفتار کر سکتے ہیں تو کریں" ناپان کو بھی
غصہ آ گیا۔

"تمہارے جواب سے بغاوت کی بو آ رہی ہے"
بادشاہ نے پہلے سے بھی زیادہ کڑکدار لہجے
میں کہا۔

"اسے گرفتار کر لیا جائے" اسنے اپنے حفاظتی
دستے کو حکم دیا اور حفاظتی دستے کے مسلح
سپاہیوں نے دوسرے لمحے ناپان کو پکڑ لیا۔

"جلاد کو حاضر کرو" بادشاہ نے غصے سے
پھنکارتے ہوئے کہا۔

"حضور آپ ظلم کر رہے ہیں اور ظلم اللہ تعالٰی
کو پسند نہیں ہے اب بھی موقع ہے کہ آپ
سنبھل جائیں اور مجھ بیگناہ کے قتل سے باز
آئیں" ناپان نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گستاخ۔ کمینے۔ تمہاری یہ جرأت کہ ہمیں دربار
عام میں دھمکیاں دو" بادشاہ شدید غصے سے اچھل
کر کھڑا ہو گیا دوسرے لمحے اسنے اپنی نیام سے
تلوار کھینچی اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے
سپاہیوں کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے بلڑھے

ناپان کی گردن پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ اور
ایک ہی وار میں ناپان چھنگو کا سر کٹ
کر دور جا گرا۔

"اسکی لاش کو چوک پر لٹکا دو تاکہ ہم سے
گستاخی کرنیوالے کے انجام سے لوگ عبرت لیں"
بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"حضور کا بول بالا رہے آپ بڑے انصاف
پسند ہیں" ہوشان نے خوشی سے بھرپور لہجے
میں کہا۔

"ہوشان ہم تمہیں سپہ سالار اعظم مقرر کرتے
ہیں اور اسکے ساتھ ہی تمہیں حکم دیتے ہیں
کہ چھن چھنگو کو فوری طور پر گرفتار کر کے ہمارے
حضور پیش کرو" بادشاہ نے ایک اور حکم دیا

"بہتر حضور آپکے حکم کی فوری تعمیل ہو گی"
ہوشان نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا

"دربار برخواست کیا جاتا ہے" بادشاہ نے
حکم دیا اور پھر اٹھ کر واپس محل کی
طرف چل پڑا۔

چھن چھنگو، چنگو اور پاگان ایک غار میں بیٹھے
آپس میں باتیں کر رہے تھے پاگان کے اصرار
پر چھن چھنگو آمادہ ہو گیا تھا کہ آج وہ پاگان
کو اجازت دیدیگا کہ وہ ہوشان سے اپنے
باپ کی موت کا بدلہ لے لے۔
ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک
چھن چھنگو کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔
ایسا محسوس ہوا جیسے چھن چھنگو کو کسی نے
اچانک جھنجھوڑ دیا ہو۔
"اوہ۔ کچھ ہو گیا ہے" چھن چھنگو نے چونک کر کہا
"کیا ہو گیا ہے" پاگان نے حیرت سے
پوچھا مگر چھن چھنگو نے اسے جواب دینے کی

بجائے آنکھیں بند کرلیں۔ کافی دیر تک وہ آنکھیں
بند کئے بیٹھا رہا۔ پھر جب اسنے آنکھیں کھولیں
تو اسکی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں
پورا جسم غصے کی شدت کی بنا پر کانپنے لگ گیا
"اوہ اب ظلم انتہا پر پہنچ گیا ہے" چھن چھنگو
نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"کیا ہو گیا کچھ مجھے بھی بتلاؤ" پاگان نے
حیرت سے بھرپور لہجے میں پوچھا
"میں نے آنکھیں بند کرکے سب کچھ دیکھ
لیا ہے ہوشان ہماری شکایت لیکر بادشاہ کے پاس
پہنچا ہے اور بادشاہ نے میری وجہ سے میرے
باپ کو قتل کر دیا ہے ہوشان کو سپہ سالار بنا
دیا ہے اور میری گرفتاری کے حکم جاری کر
دیئے ہیں" چھن چھنگو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"یہ تو بہت برا ہوا مجھے افسوس ہے یہ سب
کچھ میری وجہ سے ہوا اگر میں تم لوگوں کے
پاس نہ جاتا تو یہ نہ ہوتا" پاگان نے افسوس
سے بھرپور لہجے میں کہا۔
"نہیں ایسی بات نہیں ہے یہ سب قدرت

کے کمیں ہی پہلے میں سوچ رہا تھا کہ ہوشان
کی ریاست تمہیں دلوادوں اور ہوشان کی باقی عمر
دھکے کھاتے گزر جائے مگر اب میں ہوشان اور
بادشاہ دونوں سے ایسا انتقام لونگا کہ دنیا یاد رکھے
گی۔ چلو بادشاہ کے پاس چلیں" چھن چھنگو نے سنجیدہ
لہجے میں کہا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے
چنگو کا پنجہ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے پاگان
کی ٹانگ۔

"آنکھیں بند کرلو" اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا
اور پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ حکم دیا
"آنکھیں کھولو" پاگان نے آنکھیں کھولیں تو وہ
حیران رہ گیا کیونکہ اب وہ غار کی بجائے بادشاہ
کے محل کے سامنے کھڑے ہوتے تھے۔

"چلو اور دیکھو کہ میں بادشاہ اور ہوشان سے
کیا انتقام لیتا ہوں" چھن چھنگو نے کہا اور پھر
وہ تینوں محل کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے چھن چھنگو
نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور محل کا دروازہ اکھڑ کر
دور جا گرا۔ پہریدار خوفزدہ ہوکر چیختے ہوئے بھاگ
گئے اور تینوں بڑے اطمینان سے محل کے اندر
داخل ہو گئے محل کے اندرونی پہرہ داروں نے انہیں
روکنے کی بے حد کوشش کی مگر چھن چھنگو کے ایک ہی
اشارے پر تمام پہرہ دار پتھر کے بتوں میں تبدیل
ہوتے چلے گئے اب تو وہاں ہر طرف بھگدڑ مچ
گئی پہرہ دار خوفزدہ ہوکر ادھر ادھر بھاگ رہے
تھے کوئی انکے سامنے آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

اچانک ان پر زہریلے تیروں سے حملہ کیا گیا۔ تیر
چھن چھنگو کے قریب آکر مڑتے اور تیر چلانیوالوں
کے سینوں میں پیوست ہو جاتے پھر تو وہاں
حشر برپا ہوگیا اور وہ تینوں اطمینان سے چلتے
ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے

بادشاہ اپنے خاص کمرے میں ہوشان کیساتھ باتوں
میں مصروف تھا جب اسے اس ہنگامے کی اطلاع
ملی تو وہ غصے کے مارے تلوار کھینچ کر خود ہی
کمرے سے باہر بھاگ پڑا۔ ہوشان نے اسے روکنے
کی بہتیری کوشش کی مگر بادشاہ نہ رکا۔ ہوشان
کو چھن چھنگو کی طاقتوں کا علم تھا اسلئے وہ
بادشاہ کو ان کے سامنے جانے سے روک رہا

تھا مگر بادشاہ کو تو علم نہیں تھا اسلئے وہ غصے کے مارے بھاگتا چلا گیا۔

بادشاہ کا حفاظتی دستہ بھی بادشاہ کے پیچھے بھاگتا چلا گیا ہوشان فوری طور پر محل کے پچھلے دروازے کی طرف بھاگا وہ چھن چھنگو کے سامنے جانا نہیں چاہتا تھا۔

جب بادشاہ تلوار کھینچے اس جگہ پہنچا جہاں دربار عام لگایا جاتا تھا تو چھن چھنگو، پنکو اور پاگان وہاں پہنچ چکے تھے۔

"تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میرے محل میں قتل و غارت کرو" بادشاہ نے چھن چھنگو کو دیکھتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا مگر چھن چھنگو نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور بادشاہ سر کے بل الٹا ہوگیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اسکا حفاظتی دستہ پتھر کے بتوں میں تبدیل ہوگیا۔

"ہوشان میرے سامنے آؤ" چھن چھنگو نے چیخ کر کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہوشان اسطرح وہاں آگرا جیسے کسی نے اسے اٹھاکر وہاں پھینک دیا ہو چھن چھنگو نے اسکی طرف ہاتھ اٹھاکر اشارہ کیا اور

بادشاہ کے ساتھ وہ بھی سر کے بل الٹا ہو گیا "میرے پیچھے آؤ" چھن چھنگو نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر ہوشان اور بادشاہ دونوں سر کے بل کھنچتے ہوئے اسکے پیچھے پیچھے آنے لگے۔

چھن چھنگو ان دونوں کو اسطرح اپنے پیچھے لئے محل کے باہر نکل آیا بادشاہ اور ہوشان کو اس حال میں دیکھکر وہاں شہر کی تمام خلقت اکٹھی ہوگئی

"دیکھو لوگو یہ دونوں ظالم ہیں انہوں نے سب پر ظلم کی انتہا کر دی ہے اگر میں انہیں سزا دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے" چھن چھنگو نے تمام لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"انہیں ضرور سزا دو یہ ظالم ہیں انہوں نے بہت ظلم کئے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں" بادشاہ اور ہوشان کے ظلموں سے تنگ آئے ہوئے لوگوں نے ایک زبان ہوکر کہا۔

"آؤ پاگان پہلے تم ہوشان سے اپنے باپ کا بدلہ لے لو۔ تم جسطرح چاہو اس سے بدلہ لے سکتے ہو" چھن چھنگو نے پاگان سے مخاطب ہوکر کہا "اسے سیدھا کر دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ میں نے

اسکی بے بسی سے فائدہ اٹھایا ہے" پاگان نے جواب دیا اور چین جھنگو نے انگلی سے اشارہ کیا۔ اور ہوشان سیدھا ہو گیا۔

سیدھا ہوتے ہی اسنے بھاگنے کی کوشش کی مگر پاگان نے عقاب کیطرح اسے جھپٹ لیا۔ دوسرے لمحے پاگان نے اپنے طاقتور بازوں میں ہوشان کو اٹھا کر زمین پہ پٹخ دیا۔ اور خود اسکی چھاتی پہ چڑھ بیٹھا اور پھر اسکی دو انگلیاں پوری قوت سے ہوشان کی آنکھوں میں گھستی چلی گئیں۔ اور ہوشان کے منہ سے بھیانک چیخ نکل گئی۔ پاگان نے پوری قوت سے مکہ مار کر اسکے دانت توڑ دیے۔ پھر تڑپتے ہوئے ہوشان کا ایک بازو اس نے اپنے گھٹنے پہ مار کر توڑ دیا اسطرح چند ہی لمحوں میں اسنے ہوشان کے دونوں بازوں، اور دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ کر رکھدیں۔ اسپر جنون سوار تھا۔ ہوشان بری طرح چیخ رہا تھا تڑپ رہا تھا مگر پاگان اپنے کام میں مصروف تھا اسنے اسکے حلق پہ دانت جما دیے اور دانتوں سے اسکا گلا کاٹ دیا۔

پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ہوشان کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر اسے زمین سے اوپر اٹھایا اور پھر اس نے اپنے بازوں کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہوشان کی دردناک چیخ سے تمام علاقہ گونج اٹھا ہوشان کا جسم درمیان میں سے چرتا چلا گیا پاگان نے اسے دو حصوں میں چیر کر رکھدیا تھا ہوشان مرچکا تھا پاگان نے اسکا مردہ جسم زمین پہ پھینکا اور پھر نفرت سے اسپر تھوک دیا

ایک ظالم اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے لوگو اب دوسرے ظالم کا انجام دیکھو" چین جھنگو نے سخت لہجے میں لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا اور لوگوں نے خوشی سے زوردار نعرے مارے۔

"پنگو آگے بڑھو اور اس بادشاہ سے میرے باپ کا انتقام لو" چین جھنگو نے پنگو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور پنگو اچھلتا ہوا آگے بڑھا۔ بادشاہ اٹھ کھڑا ہوا تھا پنگو اچھل کر اس کی ٹانگ

پر چڑھ گیا اور ٹانگ پکڑتے ہی اس نے بادشاہ
کے جسم پر پیشاب کر دیا۔
"دیکھو لوگو ظالم بادشاہ کا حال وہ
اپنے آپکو بے حد طاقتور سمجھ کر رعایا پر ظلم
کرتا تھا اب ایک چھوٹا سا بندر اسپر پیشاب
کر رہا ہے" چھن چھنگلو نے لوگوں سے مخاطب
ہوکر کہا اور لوگ عبرت سے اپنے کانوں کو ہاتھ
لگانے لگے۔

چھنگلو اچھل کر نیچے آیا اور پھر اس نے
بادشاہ کی ناک اپنے دانتوں سے چبا ڈالی بادشاہ
بری طرح چیخ رہا تھا مگر بے بس تھا۔ چھنگلو
نے اس کی ناک چبانے کے بعد اسکے جسم
کے ہر حصے کو دانتوں سے کاٹنا شروع
کر دیا تھوڑی دیر بعد بادشاہ کا تمام جسم
بری طرح زخمی ہو گیا۔

چھن چھنگلو نے اشارہ کیا اور بادشاہ زمین
پر گر پڑا۔ چھنگلو اسپر سوار ہوگیا اور اس نے
اس کے گلے میں اپنے دانت جما دیے چند
لمحوں بعد اسکے تیز دانتوں سے بادشاہ کا

گلا کٹ گیا۔ اور اسمیں سے خون
فوارے کی طرح باہر نکلنے لگا بادشاہ کا
تمام جسم بری طرح تڑپ رہا تھا آخر تڑپتے
تڑپتے وہ ٹھنڈا ہو گیا اسکے مرتے ہی
چھن چھنگلو نے لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"لوگو ظالم بادشاہ اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے
اب میں پاگان کو جو ایک بہادر اور شریف
انسان ہے تمہارا بادشاہ مقرر کرنا چاہتا ہوں
تمہیں کوئی اعتراض ہے"

"بالکل نہیں ہم پاگان کو بادشاہ تسلیم کرتے
ہیں" سب نے متفق ہوکر کہا بادشاہ کے تمام وزیر
اور امیر بھی وہاں اکٹھے ہو چکے تھے ان
میں سے ایک بھاگ کر محل میں گیا اور
بادشاہ کا تاج لاکر اسنے پاگان کے سر
پر رکھدیا اور پھر سب نے متفقہ طور پر پاگان کو
بادشاہ تسلیم کر لیا۔ تمام رعایا خوشی سے اچھلنے
کودنے لگی۔ پاگان نے چھن چھنگلو کا شکریہ ادا
کیا اور تمام لوگوں سے وعدہ کیا کہ وہ ہمیشہ
عدل و انصاف سے حکومت کریگا۔ چھن چھنگلو بھی

خوش تھا کہ اسنے ظالموں کو انجام تک پہنچاکر لوگوں کو انکے ظلم سے ہمیشہ کیلئے نجات دلا دی ہے سب لوگ چھن چھنگو کی تعریف میں بھی نعرے مار رہے تھے۔

اسی وقت ایک بوڑھی عورت مجمع کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی اور چھن چھنگو کے قریب آکر اس سے کہنے لگی۔

"چھن چھنگو اللہ تعالیٰ نے تجھے ظالموں کو سزا دینے کیلئے طاقتیں عطا کی ہیں میری بھی فریاد سنو"

"کیا بات ہے بوڑھی اماں مجھے بتلاؤ تم پہ کس نے ظلم کیا ہے" چھن چھنگو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

بیٹے میری ایک ہی بیٹی تھی جو بیحد خوبصورت تھی اسے آج سے چھ ماہ پہلے ایک ظالم جادوگر شوکرام اٹھاکر لے گیا تھا یہ جادوگر بیحد ظالم ہے ہر سال یہ ایک خوبصورت لڑکی کو اٹھاکر لیجاتا ہے اسے سارا سال اپنے پاس رکھکر سال کے بعد اسے مار ڈالتا ہے اور پھر نئی لڑکی اٹھاکر لیجاتا ہے لوگ اس سے بیحد تنگ ہیں مگر چونکہ وہ

طاقتور جادوگر ہے اسلئے سب بےبس ہیں میری لڑکی کو واپس لے آؤ اور اس ظالم جادوگر کو ختم کرکے لوگوں کو اسکے ظلم سے نجات دلاؤ" بوڑھی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"جادوگر" چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا وہ شاید یہ سوچ رہا تھا کہ جادوگر کے جادو کا کیسے مقابلہ کریگا مگر پھر اسے بندر بابا کی بات یاد آگئی کہ اسے ظالموں کو سزا دینے کے لیے طاقتیں دی گئی ہیں۔ تو اس نے اس ظالم جادوگر سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

"ٹھیک ہے بوڑھی اماں میں آج ہی اپنے دوست پھنگو کو لیکر اس ظالم جادوگر کے مقابلے کے لئے جاتا ہوں مجھے اللہ پر بھروسہ ہے کہ میں ضرور کامیاب ہونگا" چھن چھنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور بوڑھی اماں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ نکلے۔

پُراسرار طاقتوں کے مالک چھن چھنگلو کا حیرت انگیز ناول

چھن چھنگلو اور ظالم جادوگر

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ظالم جادوگر شوکرام بہت بڑا جادوگر تھا، کیا اس کے مقابلے میں چھن چھنگلو کامیاب ہو گیا ——؟ چنگلو کے حیرت انگیز کارنامے اس نے ظالم جادوگر کے سر پہ میں چپتیں ماریں کیسے ——؟ چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتوں اور شوکرام کے جادو کا خوفناک مقابلہ، ایک ایسی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی جسے بچے ایک بار پڑھنے کے بعد بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے

شائع ہو گیا ہے اپنے قریبی بکسٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پبلشر بکسیلرز پاک گیٹ ملتان